

پاکستان کی ترقی پر تازہ ترین

اپریل 2023

حالیہ معاشی ترقی، پیشگوئی اور خدشات

بہتر محصول - بہتر صرف

پاکستان کی ترقی پر تازہ ترین

اپریل 2023

حالیہ معاشی ترقی، پیشگوئی اور خدشات



1- جامع خلاصہ

پاکستان کی معیشت مسلسل دباڑ کا ٹکلہ پاکستان کی معیشت کو حالیہ سیالب کے اثرات غیر متعارف غیر ملکی ذخائر اور بلند افراط از رکے ساتھ تو سیمی اور غیر پیداواری پالیسی کے رو عمل کا سامنا ہے۔ حکومت نے وقت طور پر غیر ملکی زر مبادلہ کے ناکافی ذخائر کو محفوظ رکھنے کے لیے انتظامی اقدامات کیے ہیں، لیکن ان اقدامات سے صارفین اور سرمایہ کاروں کا اعتقاد کمزور پڑا ہے۔ درآمدات اور ڈالر کے اخراج پر قابو پانے، قرضوں کی بہتات، ایندھن کی بلند قیتوں اور مسلسل پالیسی کی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے نجی شعبے کی سرگرمی بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے جس سے ترقی کی شرح میں تیزی سے کی ہوئی ہے۔ سیال پذیریت کے تحت عالمی حالات اور بڑھتے ہوئے معاشی خطرات نے میں الاؤ کو ای سرمائی کی منڈیوں تک پاکستان کی رسمائی کو کم کر دیا ہے۔ حالیہ زری پالیسی میں سختی، مالیاتی یکجانی، توانائی کی اعتمتوں کی واپسی، اور غیر سیکی شرح مبادلہ کی حد کوہٹانے سے عدم توازن کو مدد و کرنے میں مدد ملی ہے، لیکن زر مبادلہ کے کم ہوتے ذخائر، افراط از رکی بلند سطح نے معاشی سرگرمی اور اعتقاد کو کمزور کر دیا ہے۔ معاشی بحران سے پہنچنے اور صارفین اور سرمایہ کاروں کے اعتقاد کو بحال کرنے کے لیے حکومت عالمی مالیاتی فنڈ کے تو سیمی سہولت فنڈ کے تحت استحکام اور ساختی اصلاحات کے راستے پر گامزد رہتے ہوئے دو طرفہ شرکت داروں کی جانب سے اہم بیرونی مالیات کے حصول کو یقینی بنائے۔ استحکام کو برقرار رکھنے اور درمیانی مدت کی بحالی کی بنیادیں قائم کرنے کے لیے حکومت کو (ن۔ عالمی مالیاتی فنڈ پروگرام کی اصلاحات کو برقرار رکھنے اور مجموعی طور پر مضبوط معاشی انتظام پر عمل درآمد کرنا ہو گا جس میں، چکدار شرح مبادلہ اور آزاد مالیاتی پالیسی سے افراط از رک کو ہدف بنا شاہل ہے؛(ii)۔ سرمایہ کاروں کا اعتقاد بحال کرنے کے لیے تمام درآمدات اور ڈالر کے اخراج کی پابندیوں، بشمول منافع اور مستقمہ منافع کے اخراج پر پابندیوں کو بتدریج چنانا؛¹ (iii)۔ محصولات میں اضافہ اور اخراجات میں داشت مندی کے اقدامات کے ذیلے پائیداری کے پیاؤں کے اندر بنیادی خسارے کو قائم رکھنا، اور (v۔ سرمایہ کاری، مسابقت اور پیداواری صلاحیت میں بہتری کے لیے تجارتی اور نجی شعبے میں اصلاحات نافذ کرنا ہے۔ اصلاحات کو قبل اعتبار اور پائیدار بنانے کے لیے وقت کے ساتھ مضبوط سیاسی حکومت کی ضرورت ہوگی۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے جولائی تا دسمبر 2022ء (مالی سال 2023ء کی پہلی ششماہی) کے دوران اقتصادی سرگرمی میں تیزی سے کمی کا تجھیہ لگایا گیا ہے۔ سیالب کے دوران اقتصادی سرگرمی سست روی ساتھ کھادوں اور مویشیوں کے چارے کے حصول میں مشکلات نے، زرعی پیداوار میں کمی اور کم آمدن والے کارکنوں کے لیے مزدوری کے کاٹکار رہی ہے۔

¹ کثیر المکمل منافع کی واپسی اسٹیبل'

<https://www.oicci.org/news/profit-repatriation-by-multinationals-on-hold/>

پاکستان میں جامد شدہ مالیات ہوا بازی کے فوائد کو کمرتے ہیں۔

<https://www.airlins.iata.org/news/blocked-funds-in-pakistan-reduce-aviation-benefits>

ایندھن کی بلند قیمتیں، پالیسی کی غیر یقینی صورتحال، اور ملکی اور عالمی طلب میں کمی نے صنعت اور خدمات مہیا کرنے والے شعبے کی سرگرمیوں کو متاثر کیا ہے، ساتھ میں اشیاء سازی کے بڑے پیمانے کی صنعتوں (کبیر پیمانے کی صنعتیں) کا پیداواری جنم مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً 3.7 فیصد سکڑ گیا ہے۔ کاروبار اور صارفین کے اعتماد میں مسلسل کمی واقع ہوئی ہے، جو آنے والے مہینوں میں سرگرمی میں مسلسل ست رو دیکا اشارہ دیتی ہے۔

عمومی مہینگائی بڑھنے سے مالیاتی پالیسی عمومی مہینگائی بڑھنے کی قیمت صارف مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 25.0 فیصد کی اوسط سے (سال بساں) مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 9.8 فیصد کے مقابلے میں بڑھ کر کمی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ یہ اجنس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں، غیر پائیدار ملکی ایندھن اور بجلی کی اعانتوں کی واپسی، اور سیالاب سے منتقل رکاوٹوں کی عکاسی کرتی ہے۔ جولائی 2022ء سے پالیسی رہث کو مجموعی طور پر 6.25 فیصد سے 20.0 فیصد تک بڑھانے کے باوجود حقیقی سود کی شرح ابھی بھی منفی ہے۔

درآمدت میں کمی لانے کے اقدامات زر مبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کی بیرونی پوزیشن کمزور ہوئی ہے۔ درآمدات پر کڑی گرفت سے کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارے میں 32.0 فیصد سال بساں کی ہوئی ہے۔ غیر رسمی شرح مبادلہ کی حد کے ساتھ غیر رسمی غیر ششماہی میں جاری کھلتے کے میکنگ ذراع کے استعمال کی ترغیب سے باضابطہ ترسیلات زر میں بھی 10.7 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھلتے کا خسارہ صرف 3.6 ارب امریکی ڈالر رہا، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 9.1 ارب امریکی ڈالر کے نصف سے بھی کم ہے۔ گوگول کیفیت نے نجی زر مبادلہ کی آمد میں تیزی سے کمی دیکھی، مالیاتی کھلتے میں 12 سالوں میں سب سے زیادہ ششماہی خسارہ ریکارڈ کیا گیا۔ یہ رہجان جنوری تا فروری 2023ء میں جاری رہا اور اس کے نتیجے میں، مالی سال 22ء کے آخر میں زر مبادلہ کے ذخائر 11.1 ارب امریکی ڈالر سے کم ہو کر 10 مارچ 2023ء کو 4.5 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئے، جو 0.9 ماہ کی کل درآمدات کے برابر ہیں²۔ ذخائر کی کم سطح اور اعتماد میں کمی سے جولائی 2022ء سے 22 مارچ 2023ء کے درمیان امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 27.9 فیصد کی ہوئی۔ فرسودگی اور غیر رسمی شرح مبادلہ کی حد کو ہٹانے کے ساتھ، 22 مارچ 2023ء کو باضابطہ اور کھلی منڈی کے شرح مبادلہ کے درمیان فرق 0.5 فیصد تک کم ہو گیا جو 05 ستمبر 2022ء کو 5.1 فیصد کی انتہا پر تھا۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں تیز ترین رفتار سے بڑھنے والا مالیاتی خسارہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سال بساں 22.7 فیصد تک بڑھ گیا ہے۔ جو سود کی ادائیگیوں میں ذیادتی کی وجہ سے ہوا ہے کیونکہ ملکی سود کی شرح میں اضافہ اور کرنی اپنی بار کیسٹ کی مقرر کردہ شرح کے مطابق ہونے، جس کی وجہ سے قرض کی ادائیگی کے اخراجات 1.77 فیصد بڑھ گئے ہیں۔ مالیاتی بیکانی کی کوششوں کی عکاسی کرتے ہوئے، اعانتوں اور امداد پر اخراجات میں کمی کے ساتھ، غیر سودی اخراجات میں 1.7 فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے۔ دریں اشنا، آمدی میں 18.8 فیصد اضافہ، محصول اور غیر محصول آمدی، بیشمول برآہ راست محصول، بیئر و لیم ڈولپمنٹ لیوی میں زیادہ قیمتیں کی عکاسی کرتا ہے۔ تیجتاً، مالی سال 22ء کی پہلی

اصحکام کی کوششوں کے باوجود سود کی زائد ادائیگیوں سے سال کے پہلے چھ ماہ میں مالیاتی خسارہ بڑھا ہے۔

انگلے 12 مہینوں میں اشیاء و خدمات کی متوسط درآمدات پر مبنی ہے۔ درآمدی کو تکمیل کا تناسب درآمدی تجیہتوں میں تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے۔²

ششمائی کے مقابلے میں بنیادی فاضل میں دس گناہے زائد اضافہ ہوا ہے۔ نامیہ مالی نتائج کے رجحان کے بر عکس، حقیقی مالی خسارہ 1.8 فیصد کم ہو گیا۔ مجموعی طور پر حکومتی اور حکومتی صناعت شدہ قرضہ دسمبر 2022ء کے آخر تک خام ملکی پیداوار کے 64.0 فیصد تک آگئی، جو دسمبر 2021 کے آخر تک خام ملکی پیداوار کا 67.8 فیصد تھا۔³

چونکہ پاکستان بین الاقوامی سرمائے کی منڈیوں سے نکل چکا ہے، حکومت نے مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مہنگی ملکی سرمائے پر انحصار کیا ہے۔⁴ شعبہ بکاری کا حکومت کے لیے تیزی سے پھیلنے کے اس نمائشی عمل سے دسمبر 2022ء تک بکاری کے شعبہ کی طرف سے دیے گئے تمام قرضوں کا 3.6 فیصد قرضہ صرف حکومت کو حاصل ہوا ہے، جو کہ جون 2010ء میں 43.0 فیصد تھا۔ حکومت کے لیے بڑھتے اختیارات نجی شعبہ کے لیے قرض کی قیمت بن پچھے ہیں اور یہی اب شعبہ بکاری کو حالیہ معاشی تناظر میں سمتِ خالف کی ہوا کے خدشات سے دوچار کر رہا ہے۔ (باکس 2.1)

بین الاقوامی سرمائے کی منڈیوں تک محدود رسمائی نے حکومت پینک گلو جوڑ میں مزید اضافہ کیا ہے۔

بین الاقوامی مالیت فنڈ کے تو سیمی سہولت فنڈ پروگرام کے تحت متفقہ معاشی اور ڈھانچہ جاتی (سامختی) اصلاحات کو لاگو کرنا اور انتہائی ضروری بیرونی نو ماکاری اور نئی ادائیگیوں کو محفوظ بنانا، معاشی استحکام، اعتناد کی بحالی اور حکومتی قرضوں کے بحران سے بچنے کے لیے اہم ہے۔ استحکام کو برقرار رکھنے کے ضروری ہو گا کہ تو سیمی سہولت فنڈ پروگرام کی اصلاحات کو برقرار اور عمین کرنے کے ساتھ درمیانی مدت کے لیے نئے اضافی بیرونی مالیاتی بہاؤ کی ضرورت ہے۔ درمیانی مدت کی بحالی کے لیے تیز رفتار ترقی، مواصلات اور بے باک اصلاحاتی حکومت عملی کے موثر نفاذ کی ضرورت ہو گی۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط سیاسی حکومت کی ضرورت ہو گی تاکہ حکومت عملی قبل بھروسہ ہو اور اس پر عمل درآمد برقرار رہے۔ اس طرح کے اصلاحاتی ایجنسی میں شامل ہونا چاہیے: (i) تابدے کی شرح کو مارکیٹ میں معین مستقل مالی مالیاتی پالیسی کے وضع مجموعہ کے ساتھ رکھنا؛ (ii) جزیل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) کی ہم آہنگی، محصول استثنا کو ختم کرنا، انشاؤں اور جائیداد پر زیادہ موثر محصول لگانے کے ذریعے ملکی آمدنی میں اضافہ؛ (iii) عوای خراجات کو کم کرنا اور ان کے معیار کو بہتر بنانا، بیشول کم زراعات کے اخراجات (بیشول ریاستی ملکیت والے اداروں (ایس او ای) تو انکی اور زرعی شبکوں پر)، صوابیدی مدت پر اخراجات کے تواتر کو کم کرنا، صوبائی اختیارات پر وفا قی ترقیاتی اخراجات کا جائزہ لینا، صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے درمیان خدمات کی فراہمی کی ذمہ داریوں کی بہتر وضاحت، اور پیش میں اصلاحات؛ (iv) سرمائیہ کاری، مسابقت، اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے سامختی اصلاحات، بیشول تجارتی اور کاروباری ضوابطی اصلاحات تاکہ تحریف شدہ تحفظات کو دور کیا جاسکے۔ اور (v) تو انکی کے شعبے کی مالیاتی عملداری کو بہتر بنانے کے لیے فوری اقدامات، بیشول تقسیم کے نصانات اور پیداواری لگات کو کم کرنا ہے۔ بین الاقوامی مالیت فنڈ کے تو سیمی سہولت فنڈ پروگرام کی کامیابی سے مبنی، اصلاحات کے موثر نفاذ، اور علاقائی شرکت داروں سے انتہائی ضروری بیرونی نو ماکاری اور نئی ادائیگیوں کو حاصل کرنے کے امکان کے بارے میں پیشکوئی کرتی ہے۔

صورت حال انتہائی غیر یقینی ہے اور مضبوط سیاسی حکومت اور اہم اصلاحات کے موثر نفاذ پر مختص ہے۔

³ عوای قرضوں کا ذخیرہ دسمبر 2022 کے آخر تک مالی بیک کے تجھیں کمالی سال 23ء کی بیڈی پی کے حصے کے طور پر بتایا گیا ہے۔

⁴ 4 مارچ 2023ء کو ہونے والی بیانی میں 6 ماہ کے ترکات کا طے شدہ اوسط منافع بڑھ کر 21 فیصد ہو گیا۔

جی ڈی پی کی نمواہم اصلاحات کے نفاذ سخت گیر مالیاتی پالیسی، سیالاب کے اثرات، ہوش رہا مہنگائی، تو انائی کی اوچی قیمتیں، اور درآمدی گرفت سخت ہونے کی عکاسی کرتے ہوئے مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو تیزی سے 0.4% فیصد تک کم ہونے کی توقع ہے (جدول 1. ES اہم اقتصادی اشاریوں کے تجھیں)۔ سیالاب کے ساتھ بذریعہ بھال ہونے کا امکان ہے لیکن پیش گوئی کے اتفاق ہے اسکے بعد اور میں کمی متوقع ہے۔ توقع ہے کہ رسید کی ترسیل میں خلل پڑنے، اعتماد میں کمی، اور زیادہ قرض لینے کی لگت اور ایندھن کی قیتوں سے صنعتی پیداوار سکٹ جائے گی۔ تحوک اور نقل و حمل کی خدمات کے شعبوں میں کم سرگرمی کی توقع ہے، جو خدمات کی پیداوار کا 50% فیصد سے زیادہ حصہ ہیں۔ اعتماد میں بہتری کے ساتھ واحد طور پر بات چیت اور موثر طریقے سے نافذ کردہ اصلاحاتی ایجنسی کے لیے مضبوط سیاسی حکومت کی موجودگی سے، مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء میں پیداوار کی نمو بذریعہ بھال ہونے کی توقع ہے لیکن غیر ملکی ذخائر کی کمی اور بند جمousی مالیاتی ضروریات کے ساتھ مکمل طور پر نیچے رہے گی جس کے لیے سخت مالی اور مالیاتی پالیسی کا جاری رہنا ہی ضرورت ہے۔

جدول ای ایس۔1: اہم اقتصادی اشاریوں کے تجھیں

م 25ء ایف	م 24ء ایف	م 23ء ایف	م 22ء ای	م 21ء	م 20ء	م 19ء	
3.0	2.0	0.4	6.0*	5.7	-0.9	3.1	حقیقی جی ڈی پی نمو، عالمیں کی مستقل قیتوں پر
-2.2	-2.1	-2.0	-4.6	-0.8	-1.5	-4.2	جاری کھاتے کا توازن (جی ڈی پی کا فیصد)
-6.1	-6.3	-6.7	-7.9	-6.1	-7.1	-7.9	مالی خسارہ (جی ڈی پی کا فیصد)، امداد کے بغیر
72.2	72.1	74.0	78.0	75.6	81.1	78.0	سرکاری قرضہ، بیشمول سرکاری خانگی قرضہ (جی ڈی پی کا فیصد)

ڈرائیور ادا دو شاہ، عالیٰ بیک کے عملے کے ادارے
نے ادا دا ایف= پیش گئی۔ م 19ء مالی سال 19-2018 جو شروع ہوتا ہے 01 جولائی 2018 سے 30 جون 2019
میں حکومت کا حقیقی جی ڈی پی کی نمو گیوری ادا دا (2015-16 کی تجھیں پر) 6.0% فیصد
اظہر عالیٰ بیک کے عملے کا تیار کردہ ہے اور حکومت سے مختلف ہوتا ہے۔

مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کا پالیسی میں سختی، انتظامی کنزول، اور کمزور کرنی سے درآمدات کو کم کرنے کی توقع ہے، اور اس کے نتیجے میں، مالی سال 24ء میں جاری کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی) کم ہونے اور مالی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.0% فیصد تک رہنے کا امکان ہے۔ مالی سال 24ء میں مالی سال 25ء میں جاری کھاتے کے خسارے کا جی ڈی پی کے سال 24-25 کے دوران معمولی حد 2.1 اور 2.2% فیصد تک معمولی بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ درآمدی گرفت، مسلسل مالی اور مالیاتی روک تھام کے بعد مرحلہ وار ختم ہو گئی ہے۔ مالی سال 24ء میں مالی سال 25ء میں مالیاتی بہاؤ کی بھالی کے بعد ذخائر کی پوزیشن بذریعہ بھرتہ ہونے کی توقع ہے۔

مالیاتی خسارہ (امداد کو منہا کر کے) مالی سال 23ء میں جی ڈی پی کے 6.7% فیصد تک محدود ہونے اور مالیاتی استحکام کے ساتھ ساتھ درمیانی مدت کم ہونے کا امکان ہے۔ مالیاتی استحکام کو محصولات کے اقدامات سے منسلک کیا جاتا ہے، بیشمول جی ایس ٹی ہم آہنگی اور ذاتی اکمیکس اصلاحات، اخراجات کی محتکیت، بیشمول مہنگی اور رجوعی تو انائی کی اعانتیں۔

عالیٰ مالیاتی منڈل کے تو سیمی سہولت فنڈ پروگرام کے مکمل نہ ہونے کی صورت میں اور اہم و طرفہ شرکات داروں کی جانب سے متوقع اجراءے ثالثی، نومالکاری اور نئی مالیات کو محفوظ بنانے میں ناکامی بڑے خطرات کا باعث ہے۔ وسط مدّتی ترقی اور بحالی کا انحصار و سیع ترا صلاحاتی اقدامات کے نفاذ پر ہے۔ اضافی خطرات میں بھمول بروقت انتخابات کے نتیجے میں سیاسی عدم استحکام، بیرونی معاشری حالات کا غیر متوقع بگاڑ، علاقائی سلامتی کے حالات اور مالیاتی شبیہ کے خطرات جیسے فرسودگی کے نقصانات، سیاست کی کمی، اور بکاری کے شعبہ کے ضمن میں حکومتی قرضوں کے غلبے سے جڑے ہیں۔ ملک کے کم زر مبادلہ کے ذکار اور قرض کی خدمات کی ذمہ داریوں کے پیش نظر، تو سیمی سہولت فنڈ کی عدم تکمیل کی صورت میں، اور اضافی مالکاری کے بھاؤ کو محفوظ نہ بنایا گیا تو ایک معاشری بحران جنم لے سکتا ہے۔

پاکستان پائیدار اقتصادی ترقی کو فروع پاکستان کے بڑے اور مسلسل مالیاتی خسارے سے پائیداری، استحکام اور اقتصادی ترقی کو خطرہ ہے۔ مسلسل اور بڑے مالیاتی خسارے نے معاشری عدم توازن اور کم پیداواری نو میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختصر مدت میں، پاکستان معاشری عدم توازن کو حل کرنے کے لیے درکار پالیسی اقدامات پر عمل درآمد کر رہا ہے اور سرمایہ کاری کے لیے مراعات کی حوصلہ ٹکنی کرتا ہے جس کے نتیجے میں متواتر اتار پڑھاؤ (تیزی مندی کا چکر) آتے ہیں۔ یہ قلیل مدّتی اقدامات معاشری ترقی پر مزید اثر دالیں گے۔ لہذا، پاکستان کو مالیاتی استحکام کی اصلاحات کو متوازی طور پر پناہ کرنا پڑا ہے تاکہ ترقی پرند سماجی اخراجات اور ترقی کو بڑھانے والے سماجی اور طبیعی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا کی جاسکے۔ باس 2.2 ممکنہ مالی استحکام اصلاحات کی ایک فہرست فراہم کرتا ہے جو اس ایجادے کی حمایت کر سکتی ہے۔

پاکستان کی طویل مدّتی ترقی اپنے وسائل اور ہنر کو سب سے زیادہ پیداواری استعمال کے لیے مختص کرنے میں ناکامی کی وجہ سے رک گئی ہے۔ اس نااہلیت کی بنیادی وجہ مختلف بگاڑیوں جو پالیسیوں کے ذریعے متعارف کرائے جاتے یا ان پر توجہ نہیں دی جاتی ہے، جیسے کہ محصول پالیسیاں جو قبل تجارت شبیہ میں سرمایہ کاری کی حوصلہ ٹکنی کرتی ہیں، درآمدی ڈیوٹی جو فرموں کو برآمدی منڈیوں کے بجائے اندر وون ملک فروخت کرنے کی ترغیب دیتی ہیں، برآمدی مراعات جو کہ نوع اور جدت کے خلاف متعصب ہیں، یا سرمایہ کاری کے قوانین جو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے خلاف امتیازی سلوک کرتے ہیں اور ضروری غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی آمد کو روکتے ہیں۔ چونکہ قبل تجارت شبیہ، تجارت اور غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کا جنم براہ راست اور ثابت طور پر پیداواری نو کے ساتھ وابستہ ہے، اس لیے یہ بگاڑ جو ان کی توسعی کو محدود کرتے ہیں پیداواری صلاحیت پر جمانے کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان بگاڑ کو ختم کرنے کے لیے ایک طویل المدّتی ترقی کے ایجادے کی ضرورت ہے، تاکہ پاکستان تیزی سے، پائیدار ترقی کے لیے عالیٰ منڈی میں انعام کا سہارا لے سکے (عالیٰ بنک، 2022a).

طویل مدّتی میں، تیزی فتاد ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے پیداواری صلاحیت بڑھانے والی اصلاحات بہت اہم ہیں۔

